www.novelsclubb.com
قفسِ دل
از عروہ کرامت

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

قفسِ دل

از عروہ کرامت

قسط نمبر 5:

کمرے میں گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔روشنی کے نام پر ایک ٹیبل لیمپ جل رہا تھا۔ گھڑی کی ٹک ٹک ماحول کا سکوت توڑ رہی تھیں۔کچھ لمحے پہلے اس سکوت کو توڑنے میں اس کی ہچکیوں کی آواز بھی ساتھ دے رہی تھی لیکن اب جیسے وہ تھک گئی تھی۔روتے روتے یا شاید زندگی سے۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ٹھنڈے فرش پر بیٹھی بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھی۔ایک ہاتھ میں موبائل تھا جو تقریباً گرنے والا تھا اور آنکھوں کا سارا کاجل پھیل چکا تھا۔وہ بالکل تیار سی تھی جیسے کہیں سے آرہی ہو یا کہیں جا رہی ہو لیکن اس کی ساری تیاری برباد ہو چکی تھی۔دوپٹہ بستر پر لاوارث سا پڑا تھا۔بال بکھر کر چہرے پر آئے ہوئے تھے

اور مدھم سی روشنی میں اس کی لال ہوتی آنکھیں اس کے رونے کا پتا دے رہی تھیں۔

پھر اس نے آنکھیں موندیں تو جیسے یکدم سب کچھ فلم کی طرح اس کی نظروں کے سامنے گھومنے لگا۔

یہ چند گھنٹوں پہلے کی بات ہے جب وہ اس کے گھر گئی تھی۔ منظر بدلنے لگے۔

سیاہ آسمان پہ چاند پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا۔ ایسے میں دو لوگ آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ چائے کے بھاپ اڑاتے کپ میز پہ رکھے تھے۔

کیا کرتی ہو آج کل، کافی مصروف ہو؟" اس نے چائے کا کپ ہاتھ میں لیا اور گھونٹ بھرا۔

پیپرز قریب آ رہے ہیں تو بس ٹیسٹ سیشن چل رہا ہے۔ اس لیے مصروف رہتی ہوں۔" بھاپ اڑ کر ہوا میں تحلیل ہو رہی تھی۔ گرم مائع اس سردی میں نعمت لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ تو اچھی بات ہے۔خالی دماغ شیطان کا گھر ہوتا ہے۔ مصروف رہنا چاہیے انسان" کو۔"اس نے آہستہ سے گرم مائع اپنے اندر اتارا۔اور اس کو دیکھتے ہوئے بولنے لگی
۔

ہمم۔۔"چائے کا گھونٹ بھرا اور دوبارہ سے اس کی جانب متوجہ ہوئی۔"

"کیا ہوا ہے؟ کچھ الجھے الجھے لگ رہے ہو؟"

ہاں۔ایک چیز تنگ کر رہی ہے،مجھے سمجھ نہیں آرہی کیا کروں!"ہلکی ہلکی ہوا اس" کے چہرے کو چھو رہی تھی۔

کیا چیز تنگ کر رہی ہے۔مجھے بتا سکتے ہو۔"اس نے نرم تاثرات کے ساتھ مارب" کی جانب دیکھا۔چائے سے بھاپ نکلنا بند ہو گئی تھی۔

اگر ہم کسی کو پسند کرتے ہوں۔اور اس کو بتائیں بھی نہ!"اس نے خالی کپ میز پہ" رکھ دیا۔علوینہ کے تاثرات پل بھر کے لیے بدلے مگر وہ پھر سے نارمل ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

میرا خیال ہے اس کو بتا دینا چاہیے۔"اس نے اپنا چہرہ مارب کی جانب موڑا اور" آنکھوں میں نرم تاثرات لیے اسے دیکھا۔

میں بھی یہی سوچ رہا ہوں کہ بتا دینا چاہیے۔"اس نے مسکراتے ہوئے بولا۔"

ہاں کبھی کبھی انسان الفاظ اپنے اندر رکھ کر غلطی کرتا ہے۔"علوینہ نے اپنا کہ ہنوز" تھاما ہوا تھا۔وہ ہولے سے مسکرائی تھی۔

جلد بتا دوں گا۔"وہ بھی جواباً مسکرایا تھا۔"

ویسے کون ہے وہ؟"اس نے شرارت سے پوچھا۔دل میں موہوم سی امید جاگی۔"

ہے نہ کوئی۔"علوینہ نے اس سے دوبارہ پوچھنا چاہا۔"

بتا بھی دو اب۔ مجھ سے کیوں چھپا رہے ہو۔"اس نے آبرو اٹھا کہ سوال کیا۔"

میری کلاس فیلو ہے۔یونیورسٹی میں ملی تھی۔کشف نام ہے اس کا۔"وہ مسکرا کر" بتا رہا تھا۔ مگر اس کا سانس اٹک چکا تھا۔دل کی دھڑکن کانوں میں سنائی دے رہی تھی۔ چھن سے ٹوٹنے کی آواز آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

مذاق کر رہے ہو نہ."اٹک اٹک کے لفظ ادا ہوئے تھے۔دل میں امید تھی کہ" شاید وہ مذاق کر رہا ہو۔

"نہیں یار میں سیریس ہوں۔ وہ مجھے اچھی لگتی ہے بہت۔ لیکن بہت زیادہ نخریلی ہے۔ سیدھے منہ بات نہیں کرتی۔" اس نے ہنستے ہوئے بتایا۔ اس کا ساتھ دینے کے لیے وہ جبراً مسکرائی تھی۔

"کوئی بات نہیں۔ ویسے تصویر تو دکھاؤ۔ میں بھی تو دیکھوں خالہ کی ہونے والی بہو کیسی ہے۔" اس نے خود پہ قابو کرر کھا تھا۔ اپنے لہجے کو نارمل بنانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔

"ابھی بات اتنی بڑھی نہیں ہے۔ اور تصویر پھر کبھی دکھاؤں گا۔ ویسے رات کو ہماری لڑائی بھی ہوگئی تھی۔" وہ خوشی سے اس کو بتا رہا تھا۔

"کسی کی امیدوں کا گلا گھونٹ کے کوئی اتنا مطمئن کیسے ہو سکتا۔" وہ بس دل میں سوچ سکی۔ اسے ابھی بھی لگ رہا تھا کہ وہ شاید اسے تنگ کرنے کی خاطر یہ سب کچھ بول رہا ہے۔

"ہمم کوئی بات نہیں۔" اس نے کپ میز پہ رکھ دیا۔ یکدم اس کا دل اُچاٹ ہو گیا تھا۔ وہ اٹھ کھڑی ہوئی مارب کچھ بتا رہا تھا مگر وہ وہاں سے نکلنے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

علوینہ کہاں جا رہی ہو؟"مارب نے پیچھے سے آواز دی۔"

وہ مجھے سردی لگ رہی ہے۔اس لیے نیچے جا رہی ہوں۔" کہہ کر وہ رکی نہیں" تیزی سے سیڑھیاں اترتی ہوئی لاونج میں آئی جہاں پہ سب بیٹھے تھے۔وہ تھوڑی دیر خاموش بیٹھی رہی۔چہرہ حد درجہ سنجیدہ تھا اور غیر مرعی نقطے کو گھور رہی تھی۔ ٹانگ کو مسلسل ہلا رہی تھی، جس سے بے چینی واضح ہو رہی تھی۔

ماما، گھر چلتے ہیں۔میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے؟"اس نے ہمت کر کے نازیہ بیگم" سے کہا۔جو حوریہ اور فائزہ بیگم سے کوئی بات کر رہی تھیں۔

علوینہ صبر کر لو۔ہم تھوڑی دیر میں نکلتے ہیں۔"نازیہ بیگم نے اسے گھورتے" ہوئے کہا۔جس کا مطلب تھا وہ سخت بدمزہ ہوئی ہیں۔

بیٹا۔کمرے میں جا کر ریسٹ کر لو۔اچھا فیل کرو گی"فائزہ سیف نے نرم لہجے میں" اس سے کہا تھا۔اس کی آنکھوں میں اچانک سے نمی در آئی تھی۔بیٹے نے دل توڑ دیا اور ماں اتنے پیار سے بات کر رہی ہے۔تھوڑی دیر بعد وہ سب علوینہ کی ضد کی وجہ سے وہاں سے نکل آئے تھے۔جس پہ نازیہ نے اسے کافی باتیں سنائی تھیں۔

www.novelsclubb.com

منظر پھر سے بدلنے لگے۔اس کی آنکھیں آنسوں سے خشک تھیں۔وہ ناجانے کتنی دیر اسی پوزیشن میں بیٹھی رہی تھی،اور اس کی آنکھ لگ گئی تھی۔اس کی آنکھ اذان کی آواز سے کھلی تھی۔اس نے سیدھے ہونے کی کوشش کی۔ مگر ناسود۔ٹھنڈے فرش پہ بیٹھنے کی وجہ سے اس کا جسم اکڑ چکا تھا۔وہ ہمت کرتی ہوئی واشروم تک گئی۔منہ پہ پانی کے چھینٹے مارے۔کپڑے تبدیل کر کے وہ بستر پہ گرنے کے انداز میں لیٹی تھی۔پچھلی تمام باتیں بار بار ذہن میں لہرا رہی تھیں۔

اک تجسس دل میں ہے یہ کیا ہوا کیسے ہوا
جو کبھی اپنا نہ تھا وہ غیر کا کیسے ہوا

www.novelsclubb.com

ο ο ο ο ο

دسمبر کا دوسرا ہفتہ اپنے اختتام کو تھا۔ دھند نے اپنا ڈیرا جمار کھا تھا۔ وہ بار بار گھڑی کو دیکھتے ہوئے گراؤنڈ میں ٹہل رہی تھی۔ علوینہ ابھی تک کالج نہیں آئی تھی۔ پہلے لیکچر کی گھنٹی بج گئی۔ منہ بسورتی ہوئی کلاس میں چلی گئی۔ پورا دن عجیب سا گزرا تھا ۔ وہ بار بار اسے فون کر رہی تھی، جواب ندارد۔ اب کہ اسے فکر لاحق ہو رہی تھی۔

"اریب بھائی! یار ایک کام تو کریں مجھے علوینہ کے گھر چھوڑ آئیں۔" وہ کالج سے آکر کپڑے تبدیل کر کے اب اریب کے سر پہ کھڑی تھی۔ وہ بیچارا تھکا ہارا یونیورسٹی سے گھر پہنچا تھا۔

"معافی دے دو، یہ دیکھو میرے دو ہاتھ، سکون لینے دو مجھے ابھی تو مل کر آئی ہو کالج میں، دوبارہ سے پھر جانا ہے۔" اس نے باقاعدہ طور پر ہاتھ جوڑے تھے۔ زنجبیل نے اپنی آنکھیں گھمائیں۔

"یار وہ کالج بھی نہیں آئی۔ اور فون بھی نہیں اٹھا رہی۔ مجھے اب ٹینشن ہو رہی ہے۔ چھوڑ آؤ نہ۔" زنجبیل اس کے ساتھ چپک کے بیٹھی منانے کی فل کوشش کر رہی تھی۔ مگر وہ ڈھیٹ بنا بیٹھا تھا۔

"نہیں جاؤں گا۔" اس نے صوفے کی پشت پہ سر ٹکا دیا۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے۔نہ جاؤ، میں نے سوچا بہانے سے آپ کو بھی سارہ کے ہاتھ کی چائے" نصیب ہو جائے گی۔ خیر اب آپ کی قسمت میں نہیں لکھی۔۔۔" کہتی ہوئی وہ مڑی تھی۔اور ساتھ گنتی گن رہی تھی ایک، دو، تین۔ چابیاں اٹھانے کی آواز آئی۔ تیر نشانے پہ لگا تھا۔

آجاؤ ڈرامے باز، چھوڑ آتا ہوں۔" وہ بڑبڑاتا ہوا لاونج سے باہر نکلا۔ جس پہ" زنجبیل دانت نکالتی ہوئی اس کے پیچھے ہو لی۔

اسلام علیکم!" زنجبیل سارہ کے گلے ملی۔اریب ان دونوں کے پیچھے کھڑا" تھا۔سارہ ان کو ڈرائنگ روم میں لے آئی۔

علوینہ کہاں ہے؟ وہ آج کالج بھی نہیں آئی۔" زنجبیل نے صوفے پہ بیٹھتے" ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

اچانک سے بخار ہو گیا تھا۔" سارہ نے اسے بتایا۔"

اوہ! میں پریشان ہو رہی تھی۔ کہاں پہ ہے ویسے؟" زنجبیل نے سارہ سے پوچھا" ۔ارید آکر اریب کے ساتھ بیٹھ گیا۔

تم اوپر روم میں چلی جاو۔ میں چائے بھجواتی ہوں۔" سارہ نے اٹھتے ہوئے" زنجبیل کو بولا۔ وہ بھی فوراً صوفے سے اٹھی۔

آپ چائے لیں گے یا کافی؟" سارہ نے اریب سے پوچھا جو ارید کے ساتھ کچھ" بات کر رہا تھا۔

یہ بھی چائے ہی پیئں گے. "زنجبیل کہتی ہوئی وہاں سے نکلی۔ اور زینے پھلانگتے" ہوئے اوپر پہنچی۔

کمرے اندھیرے میں ڈوبا تھا۔ گھڑی کی ٹک ٹک فضا کا سکوت توڑ رہی تھی۔ وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔ نوارد نے لائٹ آن کی۔ یکدم کمرہ روشنی میں نہا گیا۔ بستر پہ پڑا وجود اس حرکت سے کافی غیر آرام دہ ہوا تھا۔ وہ کسمساتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

محترمہ کب سے سوئی پڑی ہو۔ بندہ کوئی فون کر کے اپنی خیر خبر بتا دیتا ہے۔ میں" اتنی پریشان ہو گئی تھی۔" زنجبیل بولتی کوئی اس کے بیڈ پہ ٹک گئی۔

بس اچانک سے صبح بخار ہو گیا۔" وہ پھیکا سا مسکرائی۔ آنکھیں مسکراہٹ کا ساتھ" نہیں دے رہی تھیں۔

جھوٹ مت بولو۔اصل۔بات بتاؤ!"وہ جھنجھلا کر بولی تھی۔"

کیا بتاؤں! بتا تو رہی ہوں۔کہ سردی کی وجہ سے بخار ہو گیا ہے۔"علوینہ نے اس" کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اور سردی کیوں لگی ہے۔کیا تم پھر سے زمین پر بیٹھی رہی ہو ساری رات۔۔؟""" زنجبیل نے غم اور حیرانگی کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ سوال کیا۔کیونکہ ایسی حرکت علوینہ بہت بار کر چکی تھی۔

نہیں ایسا نہیں ہے۔"اس نے نظریں چرائیں۔جس پر زنجبیل نے گہرا سانس لیا۔"

مجھ سے جھوٹ مت بولو۔جب تم جانتی ہو کہ مجھ سے جھوٹ نہیں بول سکتی تو" کیوں کوشش کرتی ہو۔"اس نے آبرو اچکاتے ہوئے سوال کیا۔

شاید اپنا بھرم رکھنے کے لیے۔"اس نے اپنی انگلی میں پہنی انگوٹھی کو گھورتے" ہوئے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

ہمم!اب مجھے بتاؤ کیا چیز تمہیں تنگ کر رہی ہے؟"زنجبیل اس کے ساتھ لحاف" اوڑھ کر بیٹھ گئی۔

محبت۔۔۔"یک لفظی جواب آیا۔زنجبیل نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔"

ایکسپلین کرو۔پوری بات کو بتاؤ، پھر ہم اس کا حل نکالیں گے۔"اس نے علوینہ" کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔اس کی آنکھیں فورا نم ہوئی تھیں۔

کیا میں کرسڈ ہوں؟"اس نے آنکھوں میں نمی لیے زنجبیل سے پوچھا۔"

نہیں چندہ،اس دنیا میں کوئی بھی کرسڈ نہیں ہے۔"اس نے نفی میں سر ہلایا۔"

لیکن میں ہوں۔میری محبت کرسڈ ہے۔میں جس سے محبت کرتی ہوں۔وہ" انسان یا چیز مجھ سے چھن جاتی ہے۔"آواز نم تھی اور آہستہ اتنی کہ صرف زنجبیل بمشکل سن پا رہی تھی۔

نہیں۔وہ تم سے چھن اس لیے جاتی ہے کیونکہ وہ تمہارے لیے نہیں ہوتی۔وہ" کسی اور کے نصیب کا حصہ ہوتی ہیں۔اور صحیح وقت پر صحیح انسان کے پاس لوٹ جاتی ہیں۔"زنجبیل ہنوز اس کا ہاتھ تھامے بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

پر ہر دفعہ کیوں؟"علوینہ رودینے کے درپہ تھی۔"

نہیں۔کیا تم سے صرف چیزیں چھینتی ہیں۔کیا تمہیں چیزیں ملتی نہیں ہیں؟"""" زنجبیل پرسکون لہجے میں بول رہی تھی۔

ملتی ہیں۔" وہ بمشکل الفاظ ادا کر رہی تھی۔ آنسوں کا ریلا نکلنے کے لیے بے تاب تھا۔

"کیا وہ کسی اور کو پسند کرتا ہے؟" علوینہ اتنے سیدھے سوال پہ چونکی تھی۔ وہ اسے اتنا کیوں جانتی ہے۔

"ہاں۔ وہ کسی اور کو پسند کرتا ہے۔ اور وہ تمام چیزیں کسی اور کے لیے تھیں۔ میں بے وقوفوں کی طرح یہ سمجھتی رہی کہ وہ میرے لیے ہیں۔" آنسوں کا ریلا جاری ہو چکا تھا۔ آنکھیں لال ہو رہی تھیں۔

آنکھیں ہیں کہ خالی نہیں رہتی لہو سے
اور زخم جدائی ہے کہ بھر بھی نہیں جاتا

www.novelsclubb.com

دل کو تیری چاہت پہ بھروسہ بھی بہت ہے
اور تجھ سے بچھڑ جانے کا ڈر بھی نہیں جاتا

(احمد فراز)

"میں کتنی بے وقوف تھی نہ۔اس کی باتوں میں آگئی۔اور اب جب وہ دور جاتا نظر آرہا ہے تو دل کو تکلیف ہو رہی ہے۔" وہ مسلسل آنسو بہائے جارہی تھی۔

"ہو سکتا وہ مذاق کر رہا ہو؟" زنجبیل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں وہ جھوٹ نہیں بول رہا تھا۔اس کا ذکر کرتے ہوئے اس کی آنکھوں کی چمک دیکھنے لائق تھی۔" وہ آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے۔لعنت بھیجو اس پہ۔دیکھا گیا اپنا اصلی رنگ۔" زنجبیل اچانک سے بدمزہ ہوئی تھی۔اتنی دیر میں سارہ کمرے میں داخل ہوئی۔

"تم دونوں نیچے ہی نہیں آئیں۔میں اوپر ہی لے آئی ہوں چائے۔" سارہ نے ٹرے میز پہ رکھی۔

"آپ مجھے آواز دے دیتیں۔اریب بھائی چلے گئے؟" زنجبیل نے سارہ کے ہاتھ سے کپ تھامتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔وہ چائے پی رہا ہے۔" سارہ نے اسے بتایا اور علوینہ کو چائے پکڑائی۔

www.novelsclubb.com

اوہ! میں ان کو گھر بھیج دوں۔ کیونکہ میں رات تک رکوں گی۔" زنجبیل کپ کو" میز پہ رکھتی ہوئی سارہ کے ساتھ نیچے چلی گئی۔

چلیں زنجبیل؟" اریب نے اس کو اندر آتے دیکھا تو چابیاں اٹھاتے ہوئے کھڑا" ہو گیا۔

نہیں۔ آپ چلیں جائیں۔ میں رات کو واپس آؤں گی۔" زنجبیل نے اریب کو" اطلاع دی۔

میں پھر سے لینے آؤں گا۔؟" اریب نے اس سے پوچھا۔"

جی بالکل۔ اب آپ جا سکتے ہیں۔" زنجبیل نے دانت دکھاتے ہوئے کہا۔ جس پہ" اریب نے اسے گھوری سے نوازا۔ زنجبیل اور سارہ اسے گیٹ پہ چھوڑنے آئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اپنے بھائی کو بولو زرا آہستہ ڈرائیو کرے۔ گاڑی چلاتا نہیں اڑاتا ہے۔" سارہ نے" ہاتھ باندھتے ہوئے طنز کیا جس پہ زنجبیل کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

اوہ آپ کو بہت پتہ میں گاڑی اڑاتا ہوں۔" اریب گاڑی کا دروازہ کھولے کھڑا تھا۔"

ہمم! زنجبیل ہم اندر چلیں۔ باہر کافی سردی ہے۔"سارہ اس کو فل اگنور کرتے ہوئے اندر کی جانب بڑھ گئی۔

دیکھ لوں تمہیں تو میں۔سارہ مجتبیٰ۔"اریب دانت کچکچاتا ہوا گاڑی میں بیٹھ گیا۔زنجبیل دوبارہ سے علوینہ کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔

اچھا تو ہم کہاں پہ تھے؟"زنجبیل نے دوبارہ سے بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے پوچھا۔جس پہ علوینہ نے اسے گھوری سے نوازا۔

میں اسے نکال نہیں پا رہی اپنے ذہن سے۔میں کیا کروں؟ کیسے بھیج دوں اس پہ لعنت۔میں اسے بہت دیر سے پسند کرتی ہوں۔تین سال سے یا اس سے زیادہ عرصہ سے۔"آج وہ اعتراف کر رہی تھی، اتنی دنوں سے وہ خود بھی یہ قبول نہیں کر پا رہی تھی۔زنجبیل چپ چاپ اس کو سن رہی تھی۔زخم زیادہ گہرا لگا تھا۔ہیل کرنے میں بھی دقت ہو گی۔

اب تم کیا کرو گی؟ کیا اس کے پیچھے جاؤ گی؟اس سے محبت کی بھیک مانگو گی؟ یا اس کے غم میں خود کو ہرٹ کرتی جاؤ گی۔"سوال پہ سوال کیے تھے۔

www.novelsclubb.com

نہیں۔میں ایک خود دار انسان ہوں۔میں کبھی بھی اس کے پیچھے نہیں جاؤں "
گی۔"اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

مجھے یہی امید تھی۔اور وہ اس قابل نہیں ہے کہ تم اس کے لیے خود کو اذیت "
دو۔"

بالکل۔میں کیوں خود کو ہلکان کر رہی ہوں۔چاہے وہ کشف کو پسند کرے یا پھپھی "
بشیراں کو میری بلا سے۔ جہنم میں جائے۔"علوینہ یکدم اپنی اصلی حالت میں واپس
آئی تھی۔

ہم کیوں کسی کا غم منائیں۔اور دھوپ میں بیٹھ کے مالٹے کھائیں۔"زنجبیل نے "
آنکھ ونک کرتے ہوئے کہا۔ جس پہ دونوں نے ہنسنا شروع کر دیا۔

آہ یار تم بھی نہ۔"علوینہ نے ہنستے ہوئے اسے چپت رسید کی۔ "

www.novelsclubb.com

چلو جاؤ۔جا کر کپڑے چینج کرو۔پھر ہم میک اپ کرتے ہیں۔"زنجبیل نے اس "
کی وارڈروب سے کپڑے نکال کے تھمائے۔واشروم کا دروازہ بند ہو گیا تو اس نے
گہرا سانس خارج کیا۔علوینہ تھوڑی دیر بعد کالے رنگ کی لمبی قمیص، ہم رنگ
ڈوپٹہ میں ملبوس باہر نکلی۔

آجاؤادھر بیٹھ جاؤ۔آج میں تمہارا میک اپ کروں گی۔"زنجبیل نے ڈریسنگ" چیئر گھسیٹی اور بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

نہیں بہن معافی دے دو مجھے۔"علوینہ نے باقاعدہ طور پر ہاتھ جوڑے۔اس نے" کوئی بھی اثر لیے بغیر اس کا میک اپ شروع کیا۔لائٹ سا میک کرنے کے بعد بالوں کی چٹیا بنائی۔

واہ یار، دیکھ لو تمہاری شکل ہی بدل دی میں نے۔"اس نے خود کو داد دینے والے" انداز میں کہا۔

ہاں ہاں۔شکل تو میری ہی ہے نہ۔"علوینہ نے اسے گھوری سے نوازا۔"

چلو اب محترمہ اٹھو یہاں سے میری باری۔"زنجبیل اب شیشے کے سامنے بیٹھ" گئی۔علوینہ نے اس کے بھورے بالوں کو چٹیا کی شکل میں باندھا۔اور مسکراتے ہوئے اپنی کانچ سی سبز آنکھوں سے شیشے میں اپنا عکس دیکھ کر مسکرائی۔تصویریں بنانے کے بعد ان دونوں نے خوب باتیں کیں۔زنجبیل کے آنے سے کل رات کا اثر کافی حد تک زائل ہو چکا تھا۔مگر زخم بھرے میں وقت درکار ہوتا ہے۔

دن تیزی سے گزر رہے تھے۔دسمبر اپنے اختتام کو پہنچ رہا تھا۔ہر طرف نئے سال کی آمد کا چرچا تھا۔اس میں ایک وجود خود سے یا شاید زندگی سے تھکا ہارا تھا۔اسے ان تمام چیزوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔روزانہ کی طرح اس کا دن مصروف گزرا تھا۔رات کو کھانے کے بعد اسے قہوہ بنانے کا کہا گیا۔

علوینہ سب کے لیے قہوہ تو بنا دو۔"نازیہ بیگم نے اسے کہا۔جو نا جانے کون سی دنیا" میں غرق تھی۔اچانک سے ہڑ بڑائی۔

جی ماما۔"وہ چپل اڑستی ہوئی کچن میں چلی گئی۔چولہے پر پانی چڑھایا۔اور قہوے" کی پتی پانی میں ڈال کہ شیلف کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی۔فون بجا تھا۔مارب کا نام سکرین پہ جگمگا رہا تھا۔ناچاہتے ہوئے بھی اس نے جواب دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

تم کہاں غائب ہو گئی تھی؟"اس نے سکرین کو گھورتے ہوئے دیکھا تھا۔اس کی" انگلیاں خود بخود کی بورڈ پہ چلنے لگی تھیں۔

کہیں بھی نہیں۔طبیعت خراب ہوگئی تھی۔"اس نے لکھ کر فون کو سائیڈ پہ "
رکھا۔اور کیبن میں سے کپ نکال کر شیلف پہ رکھے۔میسج کی ٹون پھر سے بھی تو وہ
اس جانب متوجہ ہوئی۔

اوہ اچھا خیال رکھا کرو اپنا۔اور تو کوئی مسئلہ نہیں ہے نہ؟"وہ پڑھ کر طنزیہ مسکرائی"
تھی۔

اوہ آپ کو بھی کسی دوسرے کی پرواہ ہوتی ہے؟"اس نے شکوہ کیا تھا۔"

بالکل! ہوتی ہے۔اب تم بیمار ہو جاؤ گی تو مجھ سے بات کون کرے گا۔"اس نے"
ہنسنے والے ایموجیز بھیجے تھے۔

بات وہی رہی نہ۔اپنے فائدے حاصل کرنے کو دوسروں کی پرواہ کرنا منافقت"
ہوتی ہے۔"اس نے میسج لکھ کر بھیجا۔

www.novelsclubb.com

تم ٹھیک تو ہو نہ؟کافی عجیب برتاؤ کر رہی ہو!"اس نے پوچھنا مناسب سمجھا تھا۔"

"میں تو ٹھیک ہوں۔شاید آپ نہیں ہیں؟"

کیا ہوگیا ہے تمہیں؟کوئی بات بری لگی ہے؟یا کوئی اور مسئلہ ہے؟"اس نے آرام"
سے پوچھا تھا۔

تم جب سے میری زندگی میں آئے ہو۔ ہر چیز بری ہو رہی ہے۔ سکون برباد کر دیا ہے میرا۔" وہ پھٹ پڑی تھی۔ آنکھیں ضبط سے لال ہو رہی تھیں۔

آہ! کول ڈاؤن۔ تم صاف صاف کہو، بات کیا ہے؟ تم کچھ دنوں سے عجیب برتاؤ کر رہی ہو۔ کہیں محبت والا چکر تو نہیں ہے۔ کیا تم مجھے پسند کرتی ہو۔" اس نے لمبا سا میسج بھیجا تھا۔ وہ آخری سطور پڑھ کر ساکت ہو گئی تھی۔ اسے کیسے پتہ چل گیا۔ اسے نہیں پتہ۔ کتنا چاہیے تھا۔ شاید وہ یہ بات پہلے سے جانتا تھا۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے۔" اس نے کہہ کر فون شیلف پہ پھینکنے کے انداز میں رکھا۔ اور ہتھیلیاں شیلف پہ ٹکا کر گہرے سانس لینے لگی۔

اسے کیسے پتہ چلا؟ میں کبھی بھی اس کو بتانا نہیں چاہتی تھی۔ اور وہ یہ جانتا تھا کہ میں اسے پسند کرتی ہوں مگر وہ پھر بھی انجان بنا رہا۔ اور مجھے صرف استعمال کیا۔"

وہ خود سے جنگ کر رہی تھی۔ دل اور دماغ کی جنگ اذیت کا باعث ہوتی ہے۔

نہیں۔ ہو سکتا ہے وہ ایسا نہ ہو۔ صرف تمہیں تنگ کرنے کے لیے یہ سب کچھ کر رہا ہو۔" دل نے کمزور سی دلیل دینا چاہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں۔کیا تمہیں یاد ہے۔وہ اکثر کہتا تھا کہ تم اچھی باتیں کرتی ہو۔اور تم سے بات کر کے انسان تازہ دم ہو جاتا ہے۔وہ صرف اور صرف اپنا وقت گزارنے کے لیے تمہاری تعریفیں کرتا تھا اور تمہاری توجہ حاصل کرنا چاہتا تھا۔وہ کسی سے باتیں کرنا چاہتا تھا۔کوئی ایسا انسان جو اس کو توجہ سے سنتا ہو۔پھر اسے تم مل گئی۔" دماغ نے پھر سے دلیل دی۔جس پہ دل پھر سے کچھ کہنا چاہتا تھا مگر اس نے دل کو چپ کروادیا۔پہلے بھی دل کی مان کر وہ یہاں تک پہنچی تھی۔

"آہ! پاگل لڑکی یہ کیا کردیا تم نے۔" سارہ چیختی ہوئی کچن میں داخل ہوئی تھی ۔سارا قہوہ ابل کر باہر گر رہا تھا۔

"اوہ میرا دھیان نہیں رہا۔" علوینہ اس کے چیخنے سے ہوش میں آئی۔وہ چپ چاپ سارہ کو دیکھتی رہی۔جو چولہے کو صاف کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا دھیان کہاں پہ ہوتا ہے آج کل؟" سارہ نے گھور کر اس سے پوچھا جس پہ اس نے نفی میں سر ہلایا اور چپ چاپ کچن میں سے نکل گئی۔سیدھا اپنی کمرے میں گھسی تھی۔

بھرپور تجھے میں سوچتا ہوں

کچھ ماضی کی ساعتوں میں رہ کر

دسمبر کی آخری شامیں حسین اور خاموش تھیں۔لاہور کا موسم بھی کافی خوشگوار تھا۔وہ لاونج میں اپنی کتابیں لے کر بیٹھی ہوئی تھی۔کیمسٹری کے ری ایکشنز کے ساتھ سر کھپا رہی تھی۔

اوئے!تم تیار نہیں ہوئی ابھی تک۔"اریب نے اسے دیکھ کر پوچھا۔جو ٹانگیں" لمبی کیے صوفے ہی بیٹھی ہوئی تھی۔ساتھ ساتھ یاد کر رہی تھی۔

نہیں بھائی!میں نے پیپر تیار کرنا ہے۔اگر چلی گئی تو صبح کیا لکھوں گی۔"اس نے" بری سی شکل بنائی۔

تمہاری مرضی! ویسے زریاب نے ناراض ہو جانا۔"اریب نے چابی پکڑی گلاسز لگائیں۔

"میرا دل کر رہا ہے۔پر میں نہیں جانا۔"زنجبیل نے کہہ کر سر کتاب میں گھسا دیا۔جس کا مطلب تھا کہ اب وہ جا سکتا ہے۔اریب چابی گھماتا ہوا نکل گیا۔اریب اپنی ماما کو ساتھ لے کر جا چکا تھا۔

اس نے پھر سے پڑھنا شروع کر دیا تھا۔وہ جانتی تھی کہ زریاب شدید ناراض ہونے والا ہے۔کیونکہ وہ اس کو ایک مہینہ پہلے سے انوائیٹ کر رہا تھا۔

یار میں کیا کروں؟ایک طرف پیپر اور دوسری طرف وہ؟یااللہ میں کیا کروں؟"""" اس نے غصے سے کتاب میز پہ پٹخی۔

www.novelsclubb.com

آہ!میں کیا کروں۔"اس نے سر پیچھے صوفے کی پشت پہ ٹکایا اور نکھیں موند لیں۔اس وقت اس کا شدت سے دل کر رہا تھا،زریاب کے گھر جانے۔اسے برتھ ڈے وش تو کر چکی تھی۔مگر وہ جانتی تھی وہ اس کا انتظار کر رہا ہو گا۔

اچانک سے اس کا فون بجا۔اس نے فون کھولا، جہاں پہ زریاب کے نام سے میسجز آئے ہوئے تھے۔اس نے فوراً سے اس کا نمبر کھولا۔ جیسے جیسے وہ پڑھتی گئی۔اس کے تاثرات بدلتے گئے۔کچھ شاک اور کچھ حیرانی کے تاثرات ابھرے تھے۔

تم جانتی ہو نہ، میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا تھا۔ مگر تم نہیں آئی۔ تمہیں کبھی" بھی میری پرواہ نہیں ہوتی۔اب مجھے میسج کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔میں جواب نہیں دوں گا۔

میں سچ بول رہا ہوں قسم سے میں اب تم سے بات نہیں کروں۔اور نہ تم مجھے بلانے کی کوشش کرو گی۔

ہماری دوستی ختم ہوئی، مجھ سے رابطہ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔"اس نے کئی بار اس کا میسج پڑھا تھا۔غصے سے تنفس پھولنے لگا تھا۔اس وقت اسے ایک شخص کی کمی محسوس ہو رہی تھی۔وہ چلتی ہوئی لان میں جا کر جھولے پہ بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

لال بیگ !تم دونوں کی کوئی لڑائی ہوئی ہے کیا؟"زنجبیل اسے سکرین شاٹس بھیج" چکی تھی۔علوینہ نے وہ سین کر کے اسے کال کی تھی۔

اس کا برتھ ڈے تھا آج۔ میں نہیں گئی صبح پیپر ہے کیمسٹری کا۔" جھولا جھلاتے ہوئے اس نے بتایا۔ سرد ہوا اس کے چہرے کو چھو رہی تھی۔ سفید ٹراؤزر شرٹ پہ شاکنگ پنک رنگ کا لمبا سوئیٹر پہن رکھا تھا۔ بھورے بال کمر پہ بکھرے ہوئے تھے۔

یہ تو غلط بات ہے نہ۔ اسے ایسے ری ایکٹ نہیں کرنا چاہیے تھا۔ طریقہ تو دیکھو زرا" نواب صاحب کا۔ اتنے برے انداز میں بات کر رہا ہے۔" علوینہ کو صحیح معنوں میں اس وقت غصہ آرہا تھا۔

مجھے رونا آرہا ہے۔" زنجبیل کی آواز نم تھی۔"

جو تم روئی۔ اس سے پہلے میں تمہارا منہ توڑ دوں گی۔" علوینہ نے کتاب خبردار" کو بند کر کے ایک طرف رکھا۔ اور زنجبیل کو وارن کیا۔

www.novelsclubb.com

میں نہیں تو رہی۔ وہ مجھ سے کبھی بھی ایسے بات نہیں کرتا یار۔" زنجبیل بس" رونے والی تھی۔

ہاں تو اس کا کوئی حق بھی نہیں ہے کہ وہ تم سے ایسے بات کرے۔" علوینہ ہاتھ" نچا نچا کے بولی۔

"اچھا یار! اب میں کیا کروں؟" وہ بے بسی سے گویا ہوئی۔

"کیا کرنا ہے؟ خاموش رہو۔ اور انتظار کرو جب تک اس کی عقل ٹھکانے نہیں آجاتی۔" اس نے آرام سے حل بتایا۔ جس پہ زنجبیل نے سر ہلایا جیسے وہ اس کے سامنے بیٹھی ہو۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے چلے جانا چاہیے تھا۔ پورے مہینے سے کہہ رہا تھا مجھے کہ ضرور آنا۔" زنجبیل نے افسوس سے بولا۔

"یاد رکھو کہ تمہارا کرئیر زیادہ اہم ہے۔ کچھ عرصے کے لیے بھول جاؤ ان چیزوں کو اگر تم یہاں سے نکلنا چاہتی ہو۔ تم سمجھ رہی ہو نہ؟" علوینہ نے نرم لہجے میں کہا۔

"ہاں میں جانتی ہوں۔" اس نے سرد آہ بھری تھی۔

"تم دونوں ریلیشن شپ میں ہو کیا؟" علوینہ نے اس کا موڈ فرش کرنے کے لیے اسے چھیڑا تھا۔

"بکواس نہیں کرنی۔" زنجبیل چیخی تھی۔ جس پہ علوینہ ہنسی تھی۔

"میں کب کر رہی ہوں؟" اس نے معصوم بننے کی اداکاری کی۔

"اگر میں کہوں کہ ہاں یہ سچ ہے۔" زنجبیل کو بھی شرارت سوجھی تھی۔

www.novelsclubb.com

اپنے قتل کی تیاری رکھنا پھر۔"علوینہ نے مزے سے بولا تھا۔ جس پہ زنجبیل کا " فلک شگاف قہقہ گونجا تھا۔

بہت ہی بے شرم ہو!"زنجبیل نے اس کی شان میں اضافی کیا۔"

تو پتر باز آجا۔ کسی دن مر جانا میرے ہاتھوں سے۔اور میں کسی لال بیگ کا خون" کرنا نہیں چاہتی۔پر اس کو سکون نہیں مل رہا۔"علوینہ نے بڑے مزے سے اس کی چھترول کی تھی۔

باجی بس!اب تو نے مجھے لال بیگ بولا نہ تو پھر دیکھنا۔"زنجبیل نے منہ بسورے" ہوئے کہا۔

اچھا"

دیکھ لوں گی۔"علوینہ نے اسے دفعان کرنے والے لہجے میں بولا۔

www.novelsclubb.com

بدتمیز عورت!"زنجبیل نے رہتے ہوئے اسے لقب سے نوازا۔"

ابے!عورت کس کو بولا رے تو نے۔اس اس کا مطلب یہ نہیں کہ آج کل میں" زرا شریف بنی ہوئی ہوں تو مجھے تنگ کرتی رہو۔زخمی شیرنی بھی شیرنی ہوتی ہے ۔لال بیگ نہیں۔"اس نے ایک سانس میں ہی کتنی باتیں بول ڈالیں۔

ہاں ہاں! پتہ ہے مجھے۔ویسے چپ رہتی ہو تو اچھی لگتی ہو۔"زنجبیل نے کانوں کو" ہاتھ لگائے۔

میں تو بولوں گی تیرا کیا جاتا ہے؟"علوینہ فل فارم میں تھی۔کتنے دنوں بعد وہ" اپنے اصلی مزاج میں لوٹی تھی۔

میرا دماغ چاٹا جاتا ہے۔"زنجبیل نے جواب دیا۔"

ہیں دماغ! تمہیں پتہ بھی ہے وہ کیا ہوتا ہے۔ہائے بیچارے لوگ دماغ کے بغیر" زندہ رہ رہے ہیں۔چچ چچ"ہائے غضب بے عزتی کر دی تھی۔

ابے! تم تو میری بے عزتی ہی کرتی جا رہی ہو!"زنجبیل منہ کھولے اس کی باتیں" سن رہی تھی۔

بے عزتی۔وہ تو ان کی ہوتی ہے جن کی کوئی عزت ہو۔تمہاری عزت ہے؟"ایک" بار پھر سے بے عزتی کر دی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

مرو جا کر کہیں۔بد تمیز عورت۔"اسی طرح کتنی دیر مسلسل وہ دونوں ایک" دوسرے کے ساتھ لڑتی رہی تھیں۔علوینہ مجتبیٰ کافی دنوں کے بعد اتنا بولی تھی ۔اور جب وہ بولنے پہ آتی تھی تو سب کو نانی یاد دلا دیتی تھی۔زنجبیل فون کاٹتی ہوئی

دوبارہ سے اندر چلی گئی۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ زریاب سے بات نہیں کرے گی۔ خود ہی مناتا پھرے گا مجھے۔

یونیورسٹی میں معمول کے مطابق چہل پہل تھی۔ ہاتھ میں کتاب تھامے، وہ تیزی سے کاریڈور عبور کر رہی تھی۔ نیلی لمبی قمیص اور ہم رنگ کھلا ٹراؤزر پہنے، میرون ڈوپٹہ سلیقے سے سر پہ جمائے وہ بھلی معلوم ہو رہی تھی۔ اس کی ہیل کی ٹک ٹک ارد گرد کے لوگوں کو اپنی طرح متوجہ کر رہی تھی۔ اچانک سے کوئی اس کے راستے میں آیا تھا۔

آہ! میم۔ دھیان سے چلیں، ہم معصوموں کو کیوں دھکے دے رہی ہیں۔" سارہ" نے کتاب سے نظر ہٹائی۔ اس کی نظر سامنے کھڑے اس چھ فٹ کے نمونے پہ پڑی تھی۔ بالوں کو سلیقے سے سیٹ کیے، بلیک شلوار قمیض، سن گلاسز چڑھائے پوری وجاہت لیے اس کے سامنے کھڑا تھا۔

ایکسکیوز می! میں آپ کو کب دھکے دے رہی ہوں۔ آپ خود میرے سامنے آئے" ہیں۔"سارہ نے اسے گھوری سے نوازا تھا۔ جس پہ وہ منہ نیچے کر کے مسکرایا تھا۔

آپ کتاب سے نظریں ہٹائیں تو آپ کو یہ چھے فٹ کا بندہ نظر آئے نہ۔"اس نے" اک ادا سے سن گلاسز اتارے تھے۔

مسٹر اریب! راستہ چھوڑیں۔ ہر کوئی آپ کی طرح فارغ نہیں ہوتا۔"وہ کہتی" ہوئی رکی نہیں، اس کو وہیں کھڑا چھوڑ کر لائبریری میں گھس گئی۔

یار یہ حسینہ بھی میری یونی میں پڑھتی ہے، مجھے پہلے کیوں نظر نہیں آئی۔"خود" کلامی کرتے ہوئے لائبریری میں داخل ہوا تھا۔ نظریں ارد گرد گھماتے وہ اسے ڈھونڈ رہا تھا۔ جلد ہی وہ اسے کھڑکی کے ساتھ والی میز پہ بیٹھی ہوئی نظر آ گئی۔ وہ چلتا ہوا اس میز تک پہنچا۔ اس کے سامنے والی کرسی گھسیٹتا ہوا بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

میں نے آپ کو بیٹھنے کی اجازت نہیں دی۔"صاف صاف انکار تھا کہ وہ اس کی" موجودگی برداشت نہیں کرنے والی۔ مگر وہ بھی اپنے نام کا ایک ہی ڈھیٹ تھا۔

میں نے آپ سے اجازت لی بھی نہیں ہے۔یونی کی لائبریری ہے آپ کی" نہیں۔"اس نے اپنا فون اور گلاسز میز پہ رکھ دیں۔سارہ کے قریب سے ایک کتاب اٹھا کر اس کو الٹ پلٹ کر دیکھنے لگ گیا۔

سارہ اسی طرح مطالعہ کرنے میں مصروف تھی۔اتنا وہ جان گئی تھی کہ اس کے ساتھ بحث کرنا فضول ہے۔کھڑکی سے سورج کی شعاعیں اس کے چہرے پہ پڑھ رہی تھیں۔اور وہ محو سا اس کو دیکھ رہا تھا۔نظروں کی تپش محسوس کرتے ہوئے سارہ نے نظریں اوپر اٹھائی تھیں۔ ہتھیلی پہ منہ ٹکائے اس کو دیکھنے میں مصروف تھا۔پل بھر کے لیے آنکھیں ملی تھیں۔اس نے فوراً سے نظروں کا زاویہ بدلا تھا۔

تم مجھے بتا دو۔آخر مسئلہ کیا ہے؟"آپ سے وہ تم پہ آئی تھی۔"

میں نے کیا کہا ہے؟چپ کر کے اپنا کام کرو۔میں تنگ نہیں کروں گا۔"اریب" سخت بدمزہ ہوا تھا۔وہ آرام سے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔دھوپ میں اس کی بھوری آنکھیں کسی شہد کے پیالے جیسا رنگ دے رہی تھیں۔وہ خود کو اس میں ڈوبتا محسوس کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

. تیری آنکھوں کی سہولت ہو میسر جس کو

. وہ بھلا چاند ستاروں کو کہاں دیکھے گا

.روبرو عشق ہو،اور عشق بھی تیرے جیسا

.پھر کوئی دل کے خساروں کو کہاں دیکھے گا

میں اپنا کام ہی کر رہی ہوں۔"اس نے کتاب کو بند کر دیا تھا۔ہاتھوں کو باہم پھنسا" کر وہ پوری طرح اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"پر لگتا آپ کو کوئی کام نہیں ہے۔"

میں بس دیکھ رہا ہوں تمہیں۔تم کتاب پڑھتے ہوئے اچھی لگتی ہو۔"اریب کے" منہ سے بے ساختہ نکلا تھا۔جس پہ سارہ نے حیرت سے اس کے منہ کی جانب دیکھا تھا۔اس سے پہلے وہ کچھ کہتی

اریب خجل سا ہوتا ہوا وہاں سے اٹھ گیا۔اس کی نظروں نے دور تک اس کی پشت کا تعاقب کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

گدھے۔۔اسے بولنے کی کیا ضرورت تھی۔"خود کو کوستے ہوئے وہ لائبریری" سے نکل آیا۔سارہ سر جھٹکتے ہوئے پھر سے کتاب میں گم ہو گئی۔کافی کوشش کے باوجود بھی وہ پڑھ نہیں پائی۔بار بار اس کی نظروں کی تپش محسوس ہو رہی تھی۔تنگ آکر وہ کتابیں واپس رکھ کر اٹھ گئی۔

---

www.novelsclubb.com

زریاب نے بد دلی سے کیک کاٹا تھا۔جس کی وجہ سے اس نے سارا اہتمام کیا تھا۔وہ محترمہ آئی نہیں تھیں۔کیک کاٹنے کے بعد وہ باہر نکل گیا۔سارا پارک تقریبا اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔صرف چند لائٹس آن تھیں۔اس وقت پارک میں بہت ہی کم لوگ آیا کرتے تھے۔وہ مسلسل فون ہاتھ میں پکڑے اس کے ریپلائے

کا انتظار کر رہا تھا۔اسے اب شدت سے احساس ہو رہا تھا کہ اس نے کچھ زیادہ ہی بول دیا۔ مسلسل چلنے کے باعث ٹانگیں تھک گئی تھیں۔وہ بینچ پہ بیٹھ گیا۔اور اسے کال ملائی۔جو کہ کاٹ دی گئی۔اس نے کئی بار یہ عمل دوہرایا اور دوسری جانب سے بھی یہی عمل دوہرایا گیا۔بالآخر دسویں مرتبہ کال اٹھالی گئی تھی۔

کیا مسئلہ ہے؟"دوسری جانب سے اس کی غصے سے بھرپور آواز سپیکر میں گونجی" تھی۔

بات کرنی تھی تم سے۔"اس نے پرسکون لہجے میں کہا۔جس پہ اسے اور زیادہ" غصہ آیا تھا۔

مجھے نہیں کرنی۔میں کسی ایرے غیرے سے بات نہیں کرتی۔"اس نے غصے" سے بولا۔

www.novelsclubb.com

اب میں ایرا غیرا ہو گیا ہوں۔"اس نے صدمے سے پوچھا۔"

اور بنانے والا کون ہے؟"اس نے آبرو اٹھاتے ہوئے سوال کیا۔زریاب پہ " گھڑوں پانی پڑا تھا۔

مجھے غصہ آگیا تھا یار۔"وہ بے بسی سے گویا ہوا۔"

ہے۔اب مجھے بی غصہ آیا ہوا ہے۔"اس نے فون بند کرنا چاہا۔ "اچھی بات ایک منٹ بات سنو، فون مت کاٹنا۔"اس نے منت کی۔

ایک شہزادی ہے سرد مزاج کہانی میں

ایک شہزادہ ہے جو دل سے اس پہ مرتا ہے

"کیا میری دوستی کی اتنی اہمیت تھی تمہاری نظر میں؟ اتنی چھوٹی سی بات پہ ختم کر دی۔ تم نے مجھ سے بات نہیں کرنی تھی۔اب کیوں کر رہے ہو؟ خود ہی تو تعلق ختم کر دیا تھا۔"وہ غصے سے بولی تھی۔آواز میں نمی بھی گھل رہی تھی۔

"میں بہت زیادہ شرمندہ ہوں۔میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا تھا۔ مگر تم نہیں آئی۔ مجھے بالکل بھی مزہ نہیں آیا۔مجھے معاف کر دو۔میں نے تمہیں ہرٹ کر دیا۔"زکام زدہ آواز سپیکر سے گونجی تھی۔

"تم رو رہے ہو؟"زنجبیل کا شاک کے مارے منہ کھل گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

نہیں۔"یک لفظی جواب آیا تھا۔"

جھوٹ مت بولو۔ تمہاری آواز سے صاف پتہ چل رہا ہے۔"زنجبیل نے آہستہ" آواز میں کہا۔

میرا مقصد تمہیں ہرٹ کرنا نہیں تھا۔"اس نے ایک بار پھر سے کہا تھا۔زنجبیل" کو اچانک سے شرمندگی محسوس ہوئی تھی کہ وہ اس کی وجہ سے رو رہا ہے۔اور وہ زیادہ ہی نخرے دکھا رہی ہے۔اور یہاں وہ پگھل گئی۔

نہیں یار! کچھ نہیں ہوتا۔اب تم رونا تو بند کردو۔۔ نہیں تو میں نے فون بند" کر دینا۔"زنجبیل نے اسے دھمکی دی۔جس پہ وہ ہنس پڑا۔

تم ہر وقت مجھے دھمکیاں دیتی رہتی ہو۔"اس نے اپنی آنکھیں صاف کیں۔"

ہاں نہ! آخر کو زنجبیل بیگ ہوں۔"اس نے فخریہ کالر جھاڑتے ہوئے کہا۔"

ہاں ہاں پتہ ہے مجھے۔ویسے تم نے سارا شو مس کر دیا۔"زریاب اس کو اریب" ،یشل اور رائمہ کی کرتوتیں بتا رہا تھا۔اور وہ ہنس ہنس کر دوہری ہو گئی تھی۔اس نے کافی لمبی بات کرنے کے بعد فون کاٹ دیا۔اور مسکراتی کوئی بستر پہ لیٹ گئی۔نیند کی دیوی اس پر جلد ہی مہربان ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

پیپرز ختم ہو چکے تھے۔اور دسمبر کا آخری ہفتہ چل رہا تھا۔

سال اپنی آخری سانسیں لے رہا تھا۔

جہاں پہ یہ سال کچھ لوگوں کے لیے خوشیاں لایا تھا۔اسی طرح کچھ پر عذاب بن کر ٹوٹا۔۔

علوینہ اپنے آپ کو ہر وقت مصروف رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔اپنی سوچوں کو اس شخص سے دور رکھنا چاہتی تھی۔مگر پھر کچھ نہ کچھ ایسا ہو جاتا تھا کہ وہ انسان اس کے حواسوں پہ بجانے لگ جاتا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنے رائٹنگ ٹیبل پہ ڈائری لے کر بیٹھی تھی۔کھڑکی سے یخ بستہ ہوا اس کے کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔

آج کافی عرصے بعد اس نے ڈائری نکالی تھی۔اس کی پرسنل ڈائری جس پہ ہر وہ بات لکھی تھی۔جو اسے تنگ کرتی تھی یا جو وہ کسی کو نہیں سنا پاتی تھی۔اس ڈائری

میں لکھتی تھی۔ سیاہ جلد والی ڈائری اپنے اندر لاکھوں راز، آنسو، سسکیاں چھپائے بیٹھی تھی۔ اس نے ایک صفحہ کھولا اور لکھنا شروع کیا۔

سب سے اوپر عنوان لکھا۔

"!میں سمجھ نہ سکی"

قلم کی سیاہ روشنائی اپنا نشان سفید کاغذ پہ چھوڑتی جا رہی تھی۔

"میں تمہیں بالکل بھی سمجھ نہ پائی کہ تم میرے ساتھ کیا کر رہے ہو۔ میں یہ بھول گئی تھی کہ میں ایک عام سی قسمت رکھنے والی لڑکی ہوں اور قسمت کبھی بھی اس قدر مہربان نہیں ہو سکتی تھی مجھ پر۔ میں تمہیں سمجھ نہیں پائی جب تم مجھ سے باتیں کرتے تھے۔ تو وہ تم کسی اور کے لیے کرتے تھے۔" اس کا قلم چلنا رک گیا تھا۔ منظر بدلنے لگے وہ پھر سے وقت میں پیچھے چلی گئی تھی۔ جب وہ اس سے کہہ رہا تھا۔

"میری ایک دوست ہے۔ وہ مجھے عزیز تر ہوتی جا رہی ہے۔ میں جب بھی اس کو دیکھتا ہوں مجھے کچھ اور نظر نہیں آتا۔ جب وہ بولتی ہے تو ارد گرد کی آوازیں مدہم ہو جاتی ہیں۔" علوینہ محو سی اس کو سن رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

منظر پھر سے بدلنے لگے اور وہ واپس حال میں لوٹ آئی۔ قلم ایک بار پھر سے گھسنا شروع ہو گیا۔

"میں تب بھی نہ سمجھ پائی کہ وہ دوست میں نہیں ہوں۔ وہ کوئی اور تھا۔ شاید تم نے غلط کیا۔ مجھ سے چھپا کر۔ دیکھو اب میں تمہاری عادی ہو چکی ہوں۔ اور تم مجھے اب بتاتے ہو کہ وہ دوست میں نہیں ہوں۔ وہ تمام باتیں میرے لیے نہیں تھیں۔"

گرم مائع اس کے رخساروں پہ بہہ رہا تھا۔ جسے اس نے بے دردی سے رگڑا تھا۔ مگر آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔ اس نے ایک بار پھر سے قلم اٹھایا اور لکھنا شروع کیا۔ اسے آج اپنی بھڑاس نکال کر ہی اٹھنا تھا۔

"تم ٹھیک تھے اپنی جگہ پر۔ میں ہی نادان تھی جو تمہاری باتوں کا اور مطلب لیتی رہی۔ میں نے ہی یہ خوش فہمی پال کی تھی کی تم بھی مجھے پسند کرتے ہو۔ مگر تم تو یہ بھی کہتے تھے کہ ہم اچھے دوست ہیں۔ پھر کیوں میں دوست اور محبوب ہونے کا فرق نہیں سمجھ پائی۔ آخر کیوں؟"

اس کے ہاتھ کانپنا شروع ہو گئے تھے۔ایک بار پھر سے وہ اذیت سے دوچار ہو رہی تھی۔ قلم کو ڈائری میں رکھ کر بند کیا اور خود اپنے بستر پہ لیٹ گئی۔ نجانے کتنی دیر وہ چھت کو گھورتی رہی۔اور اپنے ماضی میں گم تھی۔

یادِ ماضی عذاب ہے یارب !
چھین لے مجھ سے حافظہ میرا

اس کا فون بجا تھا جس پہ مارب نے کوئی تصویر بھیجی تھی۔اس نے فون کو دوبارہ سے بیڈ پہ پھینکنے کے انداز میں رکھا تھا۔ناچاہتے ہوئے بھی اس نے دوبارہ سے فون کو کھول کر چیک کیا۔

www.novelsclubb.com

"تم مجھ سے اس دن کہہ رہی تھی نہ کہ تصویر بھیجنا۔دیکھ کر ضرور بتانا کہ کیسی لگی"۔"اس نے میسج پڑھ کہ طنزیہ مسکراہٹ اچھالی۔اور تصویر کو کھولا۔ جس میں مارب کشف کا ہاتھ تھامے مسکرا رہا تھا۔اس نے سانس لینے کی کوشش کی تھی۔ مگر نہیں لے پائی۔اسے زور سے سانس لینا پڑا تھا۔

بہت پیاری ہے۔اللہ آپ دونوں کو خوش رکھے۔"اس نے جس دل سے یہ بات" کہی تھی۔ صرف وہی جانتی تھی۔وہ کمزور نہیں تھی،جو بددعا دیتی۔اسے خود کو کنٹرول میں رکھنا آتا تھا۔فون کو بند کر کے ایک طرف رکھ دیا تھا۔لحاف کو پرے ہٹاتی ہوئی وہ بیڈ سے نیچے اتری تھی۔اور اپنی ڈائری اٹھا کر دوبارہ سے بیڈ پہ بیٹھ گئی ۔اور جہاں سے چھوڑا تھا وہیں سے لکھنا شروع کر دیا۔

دیکھو نہ میں واقع میں ہی نادان ہوں۔جب بھی تم پریشان ہوتے تھے تو مجھے فون" کرتے تھے۔اور میں بیوقوفوں کی طرح گھنٹوں تمہیں دلاسے اور امید دیا کرتی تھی "۔کیا تمہیں وہ دن یاد ہے؟جب میں نے تم سے کافی دن بات نہیں کی تھی۔

منظر پھر سے بدلنے لگے۔ایک مہینہ پہلے کی بات ہے۔جب وہ آرام سے اپنے بستر پہ بیٹھی اپنا پسندیدہ ڈرامہ دیکھ رہی تھی جب فون کی گھنٹی بجی۔اس نے فون کان کے ساتھ لگایا۔

www.novelsclubb.com

ہیلو! کون؟"اس کا دھیان لیپ ٹاپ کی سکرین پہ تھا۔جب سپیکر سے اس کی" مخصوص نرم آواز گونجی۔

بھول گئی ہو مجھے۔"شکوہ کناں آواز۔"

نہیں نہیں۔وہ نمبر نیا تھا اس لیے پوچھ لیا۔آپ بتائیں کیسے فون کر لیا ہمیں؟""""
اس نے وضاحت دینا ضروری سمجھی۔اور آخر میں ہنستے ہوئے ادا کیا۔

تمہارے یاد آرہی تھی۔"مارب کی آواز سپیکر سے گونجی۔یہ جملہ سن کر وہ" خوشگوار حیرت میں مبتلا ہوئی تھی۔ارد گرد کی ہر چیز بے رونق ہوگئی تھی۔ڈرامہ بھی یکدم سے فضول لگنے لگا تھا۔اس نے لیپ ٹاپ کو بند کر دیا وہ صرف اور صرف اس کو سننا چاہتی تھی۔
میری!آواز اداس لگ رہی ہے کچھ ہوا ہے."اسے وہ تھکا تھکا لگ رہا تھا"
۔مسکراہٹ اس کے چہرے سے جدا نہیں ہو رہی تھی۔
مگر تمہیں میرے یاد نہیں آتی تھی۔تم صرف اور صرف میری ضرورت ہوتی" تھی۔جس وقت تم اس سے لڑتے تھے یہ کوئی پریشانی ہوتی تھی۔میں تمہیں صرف اس وقت یاد آتی تھی۔اور ایک میں بیوقوف تھی۔جو ضرورت اور قدر "میں فرق نہیں کر پائی۔یہ نہیں سمجھ پائی کہ میری بے قدری ہو رہی ہے۔
اس نے قلم کو روکا اور گہرا سانس لیا۔

میں نے بہت اپنے اصول توڑے اور دیکھو آخر میں تم نے مجھے ہی توڑ ڈالا۔ میں" سب سے زیادہ خود سے شرمندہ ہوں کہ میں آخر کیوں تمہاری باتوں میں آگئی۔ اور میری معافی کی سب بڑی حق دار علوینہ مجتبیٰ ہے۔" اس نے قلم کو اور ڈائری کو دوبارہ سے دراز میں رکھ دیا۔ جیسے کچھ لوگ زیادہ بول کر اپنی پریشانی کو کم کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ لکھ کر اپنی سٹریس کو کم کرتی تھی۔ اپنے ہر غم کو کاغذ پہ اتار دیتی تھی۔ دماغ سے کاغذ پہ منتقل کرتی تھی۔ جس سے اسے سکوں حاصل ہوتا تھا۔ بستر کو درست کرتی ہوئی وہ سونے کے لیے لیٹ گئی۔

ہم نے کاٹی ہیں تری یاد میں راتیں اکثر
دل سے گزری ہیں ستاروں کی براتیں اکثر

www.novelsclubb.com

حسن شائستۂ تہذیب الم ہے شاید
غم زدہ لگتی ہیں کیوں چاندنی راتیں اکثر

کرنے۔ وقت اپنا کام ضرور کرتا وقت کا کام ہے گزرنا اور کوئی چیز اپنا کام کرے نہ ہے۔ نیا سال شروع ہو چکا تھا۔ جنوری کی دھند سے بھری صبح اور سرد خاموش لمبی راتیں حسین تھیں۔ اس نے خود کو نارمل کرنا شروع کر دیا تھا۔ اس کے فائنل ایگزامز کی ڈیٹ شیٹ آچکی تھی۔ فروری کے آخری ہفتے سے اس کے ایگزامز شروع ہو رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

علوینہ یار صبح سے کچھ نہیں کھایا۔ کل سے کیمسٹری پڑھ پڑھ کے میں پاگل ہو گئی" ہوں۔ کچھ کھانے چلیں۔ میرے پیٹ میں چوہے ناچ رہے ہیں۔" کالج سے باہر نکلتے ہوئے زنجبیل نے بیچاری شکل بناتے ہوئے اسے دیکھا۔

آہ! زنجبیل۔۔۔۔"علوینہ نے گندا سا منہ بنایا جس پہ زنجبیل کے چہرے پہ" نا سمجھی کے تاثرات ابھرے تھے۔

تم نے زندہ چوہے کب سے کھانے شروع کیے۔یار چلو بندہ پکا کر ہی کھا لے۔ تم" نے زندہ ہی نگل لیے اب وہ تو اندر جا کر ناچیں گے نہ۔"علوینہ نے دانت نکالتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔جس پہ زنجبیل آنکھیں دکھائیں۔

شرم کرلو۔۔۔۔کچھ تو شرم کر لو۔۔۔"وہ بس اتنا ہی بول پائی۔دونوں پیدل" چلتی ہوئی کالج کے قریبی کافی شاپ میں گئیں۔اور اپنے لیے کافی اور کیک آرڈر کیا
۔

زریاب کا بتاؤ؟ تم دونوں کی لڑائی ختم ہو گئی تھی نہ؟"علوینہ نے کیک کا ٹکڑا منہ" ڈالا۔

www.novelsclubb.com

ہاں۔۔بعد میں خود ہی مان گیا تھا۔الٹا وہ مجھے منا رہا تھا۔میں نے اس کو اچھا بلیک" میل کیا تھا۔"زنجبیل نے فخریہ انداز میں علوینہ کو بتایا۔اور کافی کا گھونٹ بھرا۔

فٹے حال! اس کو نہ سکون سے رہنے دینا تم۔۔ہائے میں سوچتی ہوں کہ آخر" اسے تم میں نظر کیا آتا ہے.. "علوینہ نے جان بوجھ کر اسے چھیڑا تھا۔ جس پہ اس نے زور سے اس کے پاؤں پہ پاؤں مارا تھا۔

بکواس بند رکھو۔ ہم صرف اچھے دوست ہیں۔اور ہمیں دوست ہی رہنے دو کچھ" اور نہ بناؤ بہت مہربانی تمہاری۔ "زنجبیل نے کیک منہ میں ڈالتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر اس کو باور کروایا۔ جس پہ علوینہ نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا۔ جیسے مجھے تو کچھ پتہ ہی نہیں ہے۔

ہاں ہاں رہنے دو۔۔بہن یہ دکھاوا کہیں اور جا کر کرنا۔مجھے پتہ ہے تم دونوں کا" ۔میں کیا بناؤں گی تم دونوں کی حرکتیں کافی ہیں نہ۔"علوینہ بھی کہاں باز آنے والی تھی۔کافی دنوں بعد اس کا شیطانی موڈ آن ہوا تھا۔ مگر جب آن ہو جاتا تھا تو سب اس سے پناہ مانگتے تھے۔

www.novelsclubb.com

منہ بند۔دل تو کر رہا کافی تم پہ پھینک دوں۔پر میرے پیسے ضائع ہو جانے ہیں۔"""
اس نے منہ بنایا۔

علوینہ ہنسی تھی۔

"اوئے! کدھر دیکھ رہی ہو۔" زنجبیل دائیں جانب کچھ دیکھ رہی تھی۔علوینہ نے اس کی نظروں کا تعاقب کیا۔کھڑکی کے قریب پڑی میز پہ وہ کسی لڑکی کے ساتھ بیٹھا تھا۔

"یہ مارب ہی ہے نہ۔" زنجبیل حیرت سے ان دونوں کو گھور رہی تھی۔اس نے علوینہ سے تصدیق چاہی۔

"ہاں وہی ہے۔!" وہ بس اتنا ہی کہہ پائی دونوں ٹرانس کی کیفیت میں ان دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔مارب کشف کا ہاتھ پکڑے کچھ کہہ رہا تھا۔اور کشف کھلکھلا کر ہنس رہی تھی۔

"بے شرم پھر سے کسی اور کو بیوقوف بنا رہا ہو نا۔" زنجبیل نے حقارت سے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کشف بی بی ہے وہ۔" علوینہ نے ناک سکوڑتے ہوئے ان کو دیکھا۔

"مت دیکھو ادھر سے، دفعہ کرو۔" علوینہ نے اس کو منع کیا اور کافی کا آخری گھونٹ اندر اتارا۔اور ویٹر کو اشارہ کرکے بلایا۔بل پے کیا۔زنجبیل اپنی کرسی پہ تقریباً مڑ کر بیٹھی ان دونوں کی ویڈیو بنا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

لال بیگ یہ کیا کر رہی ہو۔"علوینہ نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے پوچھا۔"

کچھ نہیں! بس تھوڑا سا مزہ لے رہی ہوں۔ بعد میں ان کو مزہ چکھاوں گی۔""""

اس نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ جس پہ علوینہ بھی مسکرائی تھی۔

اچھا چلو بہت ہو گیا۔اب چلتے ہیں۔"علوینہ اپنا بیگ کندھے پہ ڈالتی کھڑی ہو گئی۔"

اور ہاتھ میں ایک چٹ تھی۔اس پہ کچھ لکھا ہوا تھا۔اس نے زنجبیل کے ہاتھ میں تھمائی۔وہ مسکرائی تھی۔علوینہ مسکراتی ہوئی کیفے کے دروازے میں کھڑی تھی۔زنجبیل گھوم کر مارب کے ٹیبل کی جانب آئی۔اور جان بوجھ کر کشف کے ساتھ ٹکرائی۔بھلا کر اس کی کافی چھلکی تھی۔اسی وقت زنجبیل وہ چٹ ٹیبل پہ پھینک چکی تھی۔

یہ کیا کر دیا۔"کشف چیخی تھی۔"

www.novelsclubb.com

"Not sorry ! Bitch."

آخری لفظ اس نے منہ میں ادا کیا تھا۔اور وہاں سے چل پڑی۔علوینہ کو آنکھ ونک کی جس پہ اس نے تھمبز اپ کیا۔دونوں وہاں سے نکلی تھیں۔

تم ٹھیک ہو نہ۔" مارب نے کشف سے پوچھا۔۔پست قد، گوری رنگت اور سیاہ" آنکھیں، عام سے نقوش والی لڑکی مسکرائی تھی۔

یہ کیا ہے ؟" کشف نے ہاتھ بڑھا کر میز پر سے کاغذ اٹھایا۔اور اسے کھولا۔اور پڑھ " کر مارب کی جانب بڑھایا۔

کتنی اور کو پھنساو گے ایک وقت میں۔میری سوچ سے زیادہ گھٹیا نکلے۔" مارب " نے کاغذ کو دبایا۔اور اپنے تاثرات کو نارمل کرنے کی بھرپور کوشش کی۔

پتہ نہیں کون بد تمیز تھی۔شاید کوئی پرینک وغیرہ ہو۔" مارب نے بات کے اثر کو" زائل کرنا چاہا۔

ہمم !" کشف خاموش ہو گئی۔ مگر دور کہیں شک کا بیج بو یا جا چکا تھا۔"

ہم تو ڈوبے ہی صنم تمہیں بھی لے ڈوبیں گے۔" علوینہ اونچی آواز میں کہتی ہوئی" مزے سے چل رہی تھے۔زنجبیل اس کے ساتھ دانت نکال رہی تھی۔بہت رو لیا تھا اس نے،اب بس ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ مسکراتی ہوئی گھر میں داخل ہوئی تھی۔کافی دنوں بعد وہ کھلے دل سے مسکرائی تھی۔زنجبیل سے ملنے کے بعد وہ ہمیشہ مسکراتی ہوئی گھر آتی تھی۔کمرے میں جا کر کپڑے تبدیل کیے۔اور سونے کے لیے لیٹ گئی۔رات جاگنے کی وجہ سے شدید تھکاوٹ محسوس ہو رہی تھی۔شام کو وہ سو کر اٹھی۔کھانا کھانے کے بعد اس نے پڑھنا شروع کیا۔اپنا پیپر یاد کر کے وہ فجر پڑھ کے سو گئی تھی۔پرسوں کالج کا فل بک تھا۔بارہ بجے کے قریب وہ سو کر اٹھی تھی ۔کھڑکی سے پردے پیچھے ہٹائے ۔سورج کی کرنیں کمرے کو روشن کر رہی تھیں۔کافی دنوں بعد اتنی اچھی دھوپ نکلی تھی۔ناشتہ کرنے کے بعد وہ لان میں چلی گئی۔سارہ اور نازیہ بیگم بھی وہیں بیٹھی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اسلام و علیکم !"سلام لیتی ہوئی وہ ان کے پاس بیٹھ گئی۔"

و علیکم السلام !پڑھائی کیسی جا رہی ہے ؟"نازیہ بیگم نے مسکراتے ہوئے اس سے" پوچھا۔

اچھی جا رہی ہے۔"اس نے مسکراتے ہوئے نازیہ بیگم کو دیکھا۔"

میرا بیٹا دھیان سے پڑھا کرو۔"انھوں نے پیار سے بولا جس پہ علوینہ مسکرائی" تھی۔ کبھی کبھی نازیہ بیگم کچھ زیادہ ہی غصہ کر جاتی تھیں۔انہیں اپنی اولاد جان سے زیادہ عزیز ہے مگر وہ کبھی کبھار ان کے ساتھ غلط برتاؤ کر دیتی ہیں۔مائیں اپنی اولاد کا بھلا چاہتی ہیں۔ مگر کبھی کبھار وہ غلط طریقے سے یہ کام کر جاتی ہیں۔

میں فائزہ باجی کو کب سے کہہ رہی ہوں۔ہماری جانب چکر لگائیں۔"نازیہ بیگم" نے ان دونوں کو بتایا .

لیکن مارب لے کر نہیں آتا۔پتہ نہیں کہاں مصروف رہتا ہے پورا دن بہت محنتی" بچہ ہے۔"نازیہ بیگم نے اس کی تعریف کی۔ جس پہ علوینہ کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا

۔

www.novelsclubb.com

ہنہ !سب پتہ ہے مجھے۔ جتنا محنتی ہے وہ۔پورا دن محبوبہ کو لے کر گھومتا رہتا ہے" ۔"وہ نازیہ بیگم کو کہنا چاہتی تھی۔ مگر پھر چپ کر گئی۔

علوینہ پودوں کی شاخیں کافی لمبی ہو گئی ہیں۔میں سوچ رہی تھی۔ان کو زرا چھوٹا" کر دو۔"نازیہ بیگم نے اسے کہا۔وہ کٹر اٹھاتی ہوئی۔پودوں کے پاس چلی گئی۔اس کام میں وہ ماہر تھی۔

سب سے پہلے اس نے گلاب کی پودے کی کانٹ چھانٹ کی۔اب وہ مالٹے کے درخت کی ٹہنیوں کو دیکھ رہی تھی۔جب اچانک سے اس کی نظر مالٹوں پہ پڑی۔بے ساختہ اسے کوئی یاد آیا تھا۔وہ غائب دماغی سے پودے کی شاخوں کو کاٹ رہی تھی۔اور خود کلامی میں مصروف تھی۔

ہم انسان بھی کتنے ظالم ہوتے ہیں نہ! کیسے ان پودوں کی شاخوں کو کاٹ کر" پھینک دیتے ہیں۔لیکن خود کو جب تکلیف ہو تو ہم کیسے چیختے ہیں۔"وہ خود ہی سوچتی جا رہی تھی۔مہارت سے پودے کی بڑھی ہوئی شاخوں کو کاٹ رہی تھی۔

مجھے آج ان پودوں کی شاخ کو کاٹتے ہوئے درد محسوس ہو رہا ہے۔"وہ خود سے" باتیں کر رہی تھی۔

کیونکہ میں خود تکلیف میں ہوں۔انسان کو تکلیف ہی اس لیے دی جاتی ہے کہ وہ" دوسروں کی تکلیف کا احساس کرے۔"وہ آس پودے کو تراش کر دوسرے کی جانب آئی۔

آہ! ہم کتنے خود عرض ہیں نہ۔اس شاخ کا پھل کھایا اور اب اس کی ضرورت" نہیں رہی تو کاٹ پھینکا آس نے بھی تو میرے ساتھ یہی کیا تھا۔"اچانک سے اس کے ہاتھ سے کٹر چھوٹا اور سیدھا اس کے پاؤں پہ گرا تھا۔یہ سب اس کی غائب دماغی کی وجہ سے ہوا تھا۔اس کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی تھی۔وہ کٹر اچھا خاصہ وزنی تھا۔

پاگل لڑکی! دھیان کدھر ہوتا ہے تمہارا۔"نازیہ بیگم اس کو کرسی تک لائیں اور" اس کے پاؤں کو پکڑ کے دیکھا۔آس کے ناخن پہ لگا تھا۔درد کی شدت سے اس کی آنکھوں میں نمی جمع ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

زیادہ درد ہو رہی ہے۔"نازیہ بیگم نے اس کے پاؤں کو ہلکے سے دباتے ہوئے" پوچھا۔جس پہ اس نے نفی میں سر ہلایا۔

تو میرے لیے کچھ نہیں ہے۔آپ کیا جانیں کی آپ کی بیٹی اس وقت کس یہ درد" تکلیف سے گزر رہی ہے۔"وہ بس دل میں سوچتی رہی۔کہ ہم اپنی ماؤں کو کبھی

بھی نہیں بتا پاتے کہ ہم کس قدر تکلیف میں ہیں۔ یہ نہیں بتا پاتے کہ کونسی چیز ہمیں اندر سے چاٹ رہی ہے۔

آخر کیوں ہم اپنی ماؤں کو نہیں بتا پاتے؟

ہم جھجھک محسوس کرتے ہیں آخر کیوں؟

وہ بس سوچ سکی۔ اور چپ چاپ اپنے کمرے میں چلی گئی۔ دروازہ بند کر کے وہ زمین پہ بیٹھتی چلی گئی۔ گھٹنوں میں سر دیے رونا شروع کر دیا۔ وہ روتی جا رہی تھی۔

کئی بار لفظ سفر کرتے کرتے

.زبـــــــان پر آجاتے ہیں

!لیکن زبان سے نکلتے نہیں ــــں بلکہ

.آنکھــوں کی طرف چل کر

.آنسوؤں کے راستے بہــہ جاتے ہیں

خود سے کیا وعدہ وہ توڑ چکی تھی۔ کہ وہ اب نہیں روئے گی۔ مگر آنسوں پہ کس کا اختیار ہے۔ کافی دیر رونے کے بعد وہ اٹھی۔ اور وضو کیا۔ جائے نماز بچھایا اور ظہر کی نماز کی نیت کی۔ دھوپ اس کی چہرے پہ پڑ رہی تھی۔ ہرے ڈوپٹے میں مقید

www.novelsclubb.com

چہرہ دمک رہا تھا۔اس نے سلام پھیر کر ہاتھ اٹھائے تھے مگر پھر سے ہاتھ گود میں گرا دیے۔ کتنے عرصے بعد وہ نماز پڑھ رہی تھی۔وہ کیوں اپنے خالق کو بھول گئی تھی۔

جب بھی ہم اپنے خالق کو چھوڑ کر، مخلوق سے محبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔تو خالق کی مخلوق ہمیں توڑ کر رکھ دیتی ہے۔اور پھر انسان کو اپنے خالق کے پاس دوبارہ لوٹنا پڑتا ہے۔یہی قدرت کا قانون ہے۔اور خالق اس کو پھر سے جوڑ دیتا ہے۔

.اور وہ ٹوٹ ہی تو چکی تھی۔اور لوٹ آئی تھی

! اپنے خالق کی جانب

! اپنے اصل کی جانب

بے آواز آنسو بہائے جا رہی تھی۔اس کے دل کو اطمینان آیا تھا۔اس نے بس ایک ہی دعا کی تھی۔

"یا اللہ مجھے صبر دے۔اور نکال دے اس کو میرے دل سے۔"

وہ جائے نماز طے کرتی ہوئی۔اٹھ کھڑی ہوئی۔

اس نے سیاہ ڈائری ایک بار پھر سے نکالی۔اور قلم کو صفحے پہ گھسیٹا۔

www.novelsclubb.com

تمہیں پتہ ہے۔ میں اللہ سے تمہیں مانگ سکتی تھی۔ مگر نہیں مانگا پتہ ہے کیوں؟"

"کیونکہ تم اس قابل نہیں ہو کہ میری دعا کا حصہ بنو۔

اس نے ڈائری کو بند کر دیا۔

وہ اس سے دستبردار ہو گئی تھی۔

مگر بھلانے کے لیے وقت درکار تھا۔

! وقت سفاک ہے

لیکن،

! وقت مرہم بھی ہے

یہ زندگی کا اصول ہے

www.novelsclubb.com

جو بچھڑ گیا اُسے بھول جا

جو۔ ملا ہے دل سے لگا کے رکھ

جو نہیں ملا اسے بھول جا

نہ وہ دھوپ تھا نہ وہ چاندنی
نہ چراغ تھا نہ وہ روشنی

وہ خیال تھا کوئی خواب تھا
وہ تھا آئینہ اسے بھول جا

وہ جو تیرے دل کے قریب تھا
وہ نہ جانے کس کا نصیب تھا

تجھے ہنس کے اس نے بھلا دیا
تو بھی مسکرا کر اسے بھول جا !!!

www.novelsclubb.com

نیو یارک سورج کی کرنوں سے نہایا ہوا تھا۔ سڑک پہ لوگوں کی چہل پہل ہمیشہ کی طرح موجود تھی۔ ایسے میں ایک نوجوان اپنے آفس کی گلاس وال کے قریب کھڑا تھا۔

دراز قد، سفید رنگت، سیاہ آنکھیں اور سیاہ بال جن کو جل لگا کر سلیقے سے سیٹ کیا گیا تھا۔ کثرتی بدن پہ سکن رنگ کی ٹرٹل نک شرٹ پہنے کھڑا تھا۔ آفس کا دروازہ بجا تھا۔ بلاشبہ وہ ایک چارمنگ انسان تھا۔ وہ جانتا تھا اس وقت کون ہو گا۔

اس کی کافی کا مگ میز پہ رکھ کر نوارد جا چکا تھا۔ کافی کی مہک ہوا میں تحلیل ہو رہی تھی۔ اس نے اپنا کپ اٹھایا اور دوبارہ سے سڑک سے گزرتے لوگوں کو دیکھنے لگا ۔ ساتھ ساتھ کافی کے گھونٹ لے رہا تھا۔ اچانک سے اس کا فون بجا۔ اس نے مسکراتے ہوئے فون کان کو لگایا۔

کیسے ہو؟" وہی پیار بھری آواز جس کو سن کر وہ پگھل جاتا تھا۔ "

میں ٹھیک ہوں۔ آپ کیسی ہیں؟" اس کے لہجے میں عقیدت تھی۔ "

www.novelsclubb.com

میں بھی ٹھیک ہوں۔پاکستان کب آرہے ہو؟تم نے مجھے کہا تھا کہ اس سال تم" اسلام آباد شفٹ ہو جاؤ گے۔"انہوں نے کچھ خفا خفا لہجے میں استفسار کیا۔

جی مجھے یاد ہے۔اور میں اپنا کام وائنڈاپ کر رہا ہوں۔"اس نے ہمیشہ کی طرح' انہیں ٹالا تھا۔

تمہیں میری یاد نہیں آتی؟"انہوں نے نرم لہجے میں آس سے پوچھا تھا۔"

آتی ہے۔میں بہت جلد آؤں گا۔"اس نے کافی کا کپ میز پہ رکھا۔اور میز کے " ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔

میں تمہارا انتظار کروں گی۔"نرم لہجہ جو اپنے اندر ہر وقت محبت سموئے رکھتا تھا۔"

اپنا خیال رکھیے گا۔"اس نے کہتے ہوئے فون کاٹ دیا۔کچھ دیر پہلے والے نرم" تاثرات غائب ہو چکے تھے۔اپنی ورکنگ چیئر سنبھالتا ہوا بیٹھ گیا۔لیپ ٹاپ کھولا اور سنجیدگی سے اپنا کام شروع کر دیا۔اس نے بیٹھے بیٹھے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ پاکستان ضرور جائے گا۔

www.novelsclubb.com

وقت تیز رفتار سے گزر رہا تھا۔دو مہینے نا جانے کیسے پر لگا کر اڑ چکے تھے۔ان کے فائنل ایگزامز ختم ہو چکے تھے۔ہر سٹوڈنٹ کی طرح وہ پورا پورا دن ہلا گلا کرنے کے علاؤہ اور کچھ نہیں کرتی تھیں۔

لیکن ساتھ ساتھ اپنی یونیورسٹی کے لیے بھی اپلائی کر رہی تھیں۔رات کے آٹھ بجے کے قریب کا وقت تھا۔جب دو لوگ لیپ ٹاپ کی سکرین کو گھورتے ہوئے کچھ ڈھونڈ رہے تھے۔بے چینی چہروں سے صاف واضح ہو رہی تھی۔

میرے ہاتھ پیر پھول رہے ہیں،ابھی تک میل کیوں نہیں آئی؟"زنجبیل نے" ہاتھوں کو مسلتے ہوئے علوینہ سے پوچھا۔

آجاتی صبر کرو۔اللہ بہتر کرے گا۔"علوینہ نے اسے تسلی دی۔اور دوبارہ سے" سکرین پہ مگن ہو گئی۔تقریباً دس منٹ بعد چیخ بلند ہوئی تھی۔

آہ!مجھے یقین نہیں ہو رہا۔ہم سلیکٹ ہو گئے ہیں۔"علوینہ بے یقینی سے بولی" ،جس پہ زنجبیل خوشی سے چیخی تھی۔اور اب وہ دونوں بیڈ پہ کھڑی تقریباً ناچ رہی تھیں۔

پیپرز کے فوراً بعد ان دونوں نے اسلام آباد کی ٹاپ یونیورسٹیوں میں سکالر شپ کے لیے اپلائی کیا تھا۔ اور ان دونوں کو سیلکٹ کر لیا تھا۔

آئے، آئے فائنلی گھر سے جان چھوٹے گی۔" علوینہ نے ناچتے ہوئے کہا۔"

آئے آئے برتن نہیں دھونے پڑیں گے۔۔" وہ بھی اسی طرح بولی۔ جیسے اپنے" ساتھ تو وہ نوکر لے کر جائے گی۔ ہنہ بلی کے خواب میں چھیچھڑے۔۔

اماں کے طعنے نہیں سننے پڑیں گے۔ یاہو!" علوینہ دانت نکالتی ہوئی بول رہی تھی" ۔ مگر بھول گئی تھی کہ موبائل کس مرض کی دوا ہے۔ اور دونوں نا جانے کتنی دیر پاگلوں کی طرح ناچتی رہی تھیں۔

لیکن گھر والے جانے دیں گے تو یہ سب کچھ ہو گا نہ۔" زنجبیل کہتی ہوئی منہ لٹکا" کر بیٹھ گئی۔ علوینہ بھی سوچ میں پڑ گئی۔

www.novelsclubb.com

ٹینشن ناٹ! اب میری باری، میں سنبھالوں گی سب کو۔ ہی ہی ہی۔" علوینہ نے" آنکھ ونک کی۔ زنجبیل نے بھی شیطانی مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی۔

میرا پرانا حربہ۔"

پہلے آرام سے گھر والوں سے بات کرو۔ نہیں مانتے تو

منتیں کرو نہیں مانتے،

لڑائی کرو پھر بھی کچھ نہیں بنتا،

اس کے بعد آخری راستہ،

"ایموشنل بلیک میل اور یہ گھر والے پگھل گئے۔

علوینہ نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے سٹائل سے بولا۔ جس پہ وہ دونوں سرپٹ کمرے سے بھاگیں تھیں۔علوینہ آج زنجبیل کے گھر رہنے کے لیے آئی تھی۔ان کا رخ لاونج کی جانب تھا۔ تیمور بیگ (ڈیڈ) کسی کتاب کا مطالعہ کرنے میں مصروف تھے ۔سمینہ بیگ فون پہ کچھ دیکھ رہی تھیں۔اور اریب گدھوں کی طرح صوفے پہ بیٹھا کم ،لیٹا زیادہ ہوا تھا۔فون میں کسی کو تنگ کر رہا تھا۔

زنجبیل اور علوینہ نیچے رکھے کشنز پہ بیٹھ گئی۔ کسی نے ان دونوں کی جانب کوئی خاص توجہ نہیں دی۔

ہماری عزت ہی نہیں ہے۔"زنجبیل نے ان نظروں سے علوینہ کی جانب دیکھا" ۔جس پہ اس نے دانتوں کی نمائش کی۔زنجبیل نے گلا کھنکھارا۔سب نے اس کی جانب دیکھا۔

مجھے بات کرنی ہے آپ لوگوں سے۔"زنجبیل نے ان سب کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

جی بیٹا، بولیں کون سی ضروری بات کرنی ہے آپ نے؟" تیمور بیگ نے کتاب کو بند کر کے ایک جانب رکھا۔

مجھے سکالر شپ مل گئی ہے۔ اسلام آباد کی یونیورسٹی میں۔ اور میں وہاں جانا چاہتی ہوں۔"زنجبیل نے ہمت جمع کر کے اپنی بات ان کے گوش گزار کی۔

مذاق مت کرو بیٹا!" تیمور صاحب ہنسے تھے۔"

بابا میں سچ بول رہی ہوں۔ علوینہ سے پوچھ لیں۔"زنجبیل نے اپنی بات کو علوینہ کی جانب موڑ دیا۔

جی انکل ہم دونوں نے پیپرز کے فوراً بعد اپلائے کیا تھا۔ اور ہم دونوں سلیکٹ ہو گئے ہیں۔"علوینہ نے ان کو بتایا۔ ارہب بھی فون کو چھوڑتا ہوا سیدھا ہو بیٹھا۔

کوئی نہیں جانا اتنی دور۔ لاہور کی یونیورسٹیاں ختم ہو گئی ہیں کیا۔"سمینہ بیگ نے ان دونوں کی امیدوں پہ پانی پھیر دیا۔

www.novelsclubb.com

نہیں پوری زندگی لاہور میں رہے ہیں ہم۔ ہمیں بھی کہیں اور جا کر لائف "
ایکسپیرنس کرنے دیں۔" زنجبیل نے منت کرنے والے لہجے میں کہا۔

گھر میں ایک برتن ادھر سے ادھر ہوتا نہیں تم سے، ہوسٹل میں جانا ہے۔" سمینہ " بیگ نے اس کی بے عزتی کردی۔ علوینہ اور اریب نے دانت نکالے جس پہ زنجبیل نے ان دونوں کو گھوری سے نوازا۔

تقریباً آدھے گھنٹے کی بحث کے بعد بالآخر وہ راضی ہو گئے تھے۔ اور اس میں سب سے زیادہ کردار علوینہ نے ادا کیا تھا۔ زنجبیل ٹھیک ہی کہتی تھی اسے ہر بات منوانا آتی۔ باتوں میں ماسٹر ہے۔

علوینہ بیٹا! مجتبیٰ صاحب مان گئے ہیں؟" تیمور بیگ نے علوینہ سے پوچھا۔ "

جی وہ مان ہی جائیں گے۔ اگر نہیں مانے تو آپ کس مرض کی دوا ہیں۔" علوینہ " نے دانت نکالتے ہوئے کہا جس پہ تیمور صاحب ہنسے تھے۔ وہ علوینہ اور زنجبیل میں کوئی فرق نہیں کرتے تھے۔

www.novelsclubb.com

صحیح ہو گیا۔ ہوسٹل میں رہنا مشکل ہو جائے گا۔ ایک کام کرتے ہیں کوئی "
اپارٹمنٹ دیکھ لیتے ہیں۔ " تیمور بیگ نے ان دونوں سے پوچھا جن کے دانت ہی اندر نہیں جا رہے تھے۔

جیسے آپ کی مرضی بابا۔ "زنجبیل نے فرمانبرداری کا مظاہرہ کیا۔ "

میرے ایک دوست ہیں۔ سلیمان صاحب، ان کا گھر اسلام آباد میں ہے۔ اور ان " کی والدہ صرف اس گھر میں رہتی ہیں۔ ان کا اوپر والا پورشن فری ہے۔ میرا خیال ہے آپ دونوں کو وہاں رہنے پہ کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔ آج کل ویسے بھی وہ کافی اکیلی رہتی ہیں۔ تو آپ دونوں بھی وہاں پہ سیفلی رہ سکتی ہیں۔ " تیمور بیگ نے ان دونوں سے مشورہ لیا۔

آپ رومانہ کیانی کی بات کر رہے ہیں۔ ؟ "سمینہ بیگ نے سوال کیا۔ "

ہاں جی۔ سلیمان کیانی کی والدہ۔ " تیمور صاحب نے تصدیق کی۔ "

بہت ہی پیاری خاتون ہیں۔ تمیز سے رہنا تم دونوں وہاں۔ اردو کی پروفیسر رہی ہیں " وہ۔ "سمینہ بیگ نے ان دونوں کو تاکید کی۔

آنٹی آپ فکر نہیں کریں۔"علوینہ نے انہیں تسلی دی۔ تھوڑی دیر وہاں بیٹھنے" کے بعد وہ دونوں روم میں چلی گئیں۔خوشی سے نیند نہیں آرہی تھی۔اب بس علوینہ کے گھر والوں کو منانا تھا۔

رات کو دیر تک جاگنے کی وجہ سے وہ لیٹ اٹھی تھیں۔ناشتے کے بعد ان دونوں نے علوینہ کے گھر جانا تھا۔اریب ان دونوں کو چھوڑنے کے لیے چلا گیا۔مگر علوینہ دھکے سے اس کو گھسیٹتی ہوئی گھر لے گئی۔چائے پیے بغیر نہیں جانے دوں گی۔ اریب کتنی دیر مجتبیٰ صاحب کے ساتھ گل شپ لگاتا رہا۔ان کو وہ نوجوان کافی پسند آیا تھا۔

ہنہ کتنا شریف بنا بیٹھا ہے بابا کے سامنے۔"سارہ بڑبڑاتی ہوئی وہاں سے نکل" آئی۔

www.novelsclubb.com

اریب جا چکا تھا۔اور اب علوینہ اور زنجبیل مجتبیٰ صاحب اور نازیہ بیگم کے سامنے بیٹھی ان کو منانے کی کوشش کر رہی تھیں۔سارہ اور اریب کو وہ پہلے ہی بتا چکیں تھیں۔

"بابا! میں نے آپ لوگوں سے بہت کم ضد کی ہے۔اب میں کہہ رہی ہوں مجھے جانے دیں تو اجازت دے دیں۔"علوینہ فل ایکٹنگ کر رہی تھی۔

"بھئی ہم کیا کہہ سکتے ہیں؟اپنی ماما سے پوچھ لو۔"مجتبیٰ صاحب نے ساری بات ہی نازیہ بیگم پہ ڈال دی۔

"ماما! اتنی اچھی یونیورسٹی ہے۔اوپر سے سکالرشپ بھی مل رہا۔"علوینہ چھوٹے بچوں کی طرح منتیں کر رہی تھیں۔

"تم دونوں نے دو دن بعد بھاگ آنا وہاں سے۔سارا شوق نکل جانا،یہ دنیا بڑی ظالم ہے،زندہ نہیں رہنے دیتی۔"سب کی امی کا یہی پوائنٹ ہوتا ہے۔

"اب آپ ہمیں جانے نہیں دیں گی تو ہم کیسے دنیا کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہوں گے۔جب پ لوگ گھر سے ہی نہیں نکلنے دیتے تو ہم تو کمزور بنیں گے نہ۔دیکھیں چڑیا بھی تو اپنے بچے کو گھونسلے سے نیچے پھینکتی ہے تاکہ وہ اڑنا سیکھے۔اگر وہ اس کو

ندر بٹھائے رکھے گی تو وہ کبھی بھی اڑنا نہیں سیکھ پائے گا۔وہ چڑیا ہو کے اتنی سمجھدار ہے، ہم تو پھر انسان ہیں۔"علوینہ نے فلسفہ جھاڑا۔جس پہ نازیہ بیگم نے اسے گھورا۔

بہت رسالے پڑھنے لگ گئی ہو۔سر پہ چڑھ گئے ہیں۔"نازیہ بیگم نے اس کی بات" کا جواب دیا۔

ماما بات کو نہیں بدلیں۔"علوینہ زنجبیل کو کہانی ماری کی تم بھی کچھ بولو۔"

آنٹی مان جائیں نہ۔بابا نے ہمارے رہنے کا انتظام بھی کروالیا۔اور ایڈمیشن بھی" وہی کروادیں گے۔"زنجبیل نے معصوم شکل بناتے ہوئے کہا۔

چلو ٹھیک ہے۔"بالآخر وہ مان گئی تھیں۔علوینہ اور زنجبیل خوشی سے سرشار" کمرے سے باہر نکلیں۔ارید اور سارہ سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھ رہے تھے کہ کیا بنا۔

مان گئے۔"ان دونوں نے چیخنا شروع کر دیا۔"

زیادہ چیخنے کی ضرورت نہیں ہے۔"نازیہ بیگم کی کمرے سے آواز آئی تھی۔جس" پہ ان سب نے زبان دبائی تھی۔

www.novelsclubb.com

اوبلے بلے! علوینہ سے جان چھوٹے گی۔"ارید علیحدہ سے بھنگڑا ڈال رہا تھا۔یہ" بھائی بھی نہ۔

ان دونوں نے خوشی خوشی اپنی پیکنگ سٹارٹ کر دی تھی۔دو دن بعد انہوں نے اسلام آباد کے لیے روانہ ہونا تھا۔وہ بہت زیادہ خوش تھی کہ بالآخر وہ یہاں سے چلی گئی اور شاید یہاں کے دی ہوئی بری یادوں کو بھی بھول جائے گی۔ مگر نادان یادوں سے چھٹکارا کبھی ملا ہے کسی کو؟

---

www.novelsclubb.com